

تاروں کا جال موجود تھا، لیکن زمانے کی گردش کا طریق یہی ہے کہ نئے مہینے کے آغاز سے دو روز پیشتر صبح کو نظر نہ آؤں اور اس سے دو دن پہلے ہلال کی شکل میں نظر آؤں۔

### ۵۔ ۸۔ لغات : حَبْذَا : واہ وا۔

شرح : واہ وا اے خاص لوگوں کی خاص شادمانی، واہ وا اے عام لوگوں کی عام خوشی ! تین دن نظر نہ آیا اور اس غیر حاضری کے عذر میں عید کا پیغام لے کر آیا۔ بیشک جو صبح جائے اور شام آئے، اسے بھولانہ کہنا چاہیے۔ تنہا مجھ پر موقوف نہیں، تیرا آغاز اور انجام سب پر روشن ہو گیا۔

ساتویں شعر کے متعلق مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ کس لطف سے اس مثل کو موزوں کیا ہے کہ صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے اور کس محل پر صرف کیا ہے۔ چھبیسویں یا ستائیسویں کی صبح کو چاند نکل کر پھر انتیسویں یا تیسویں کی شام کو دکھائی دیتا ہے۔ اس سے لطفِ کلام ظاہر ہے۔

### ۹۔ لغات : نَمَام : چغلیخوڑ۔

شرح : اے ہلال ! تو اپنے دل کا بھید مجھ سے کیوں چھپاتا ہے؟ کیا مجھے چغلیخوڑ سمجھ لیا ہے کہ تیری پیٹھ پیچھے وہ بھید ہر ایک سے کہتا پھروں گا؟

### ۱۰۔ لغات : اَنَام : لوگ۔

شرح : میں جانتا ہوں کہ آج دنیا میں صرف ایک وجود ہے، جس سے لوگوں کی امیدیں وابستہ ہیں۔

یہ شعر پہلے شعر کا جواب ہے، جس میں چاند سے پوچھا گیا تھا کہ تو جس وجود کو جھبک جھبک کر سلام کر رہا ہے، اس کا نام کیا ہے؟ اسی کے متعلق چاند سے پوچھا تھا کہ دل کا بھید مجھے بتا دے، میں کوئی چغلیخوڑ ہوں؟ آگے